زوال کے اسباب

11-August-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

11 اگست، 2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

زوال کے اسباب

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...قوموں پر زَوال کیوں آتا ہے...؟

✿...اَہلِ یَمن سیلاب میں گرفتار کیوں ہوئے؟

✿...پاکستان کیوں بنایا گیا...؟؟

✿...نیکی کی دَعْوَت چھوڑ دینے کے نقصانات

✿...ایمان کی حقیقت کیا ہے؟

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ(اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

صحابیٔ رسول حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ صبح کے وقت اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پُرنور چہرے پر خوشی کے آثار تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: اللہ پاک نے پیغام بھیجا ہے: اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا جو اُمّتی آپ پر ایک بار دُرود پڑھے گا، میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا، اُس کے 10 گُناہ مٹادوں گا، 10 درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی ہی رحمت بھیجوں گا۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں | اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے[2]

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا ہے، جو ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں، ان پر دُرود اور سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...مُسْنَدِ اَحمد، جلد:5، صفحہ:509، حدیث:16352۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:209۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے:اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ بااَدَب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُنیا میں ہزاروں قومیں آئیں، ترقی و عروج کی بلندیوں تک پہنچیں مگر پھر اُن پر زوال آیا اور وہ تنزُّلی کے گہرے گڑھے میں جا گریں، آخر ترقی کے بعد پستی، عروج کے بعد زوال، کامیابی کے بعد ناکامی کیوں ہوتی ہے؟ قومیں ترقی کی بلندیوں تک پہنچ کر پستی کا شکار کیوں ہو جاتی ہیں؟ آج ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کے چند اَسباب جاننے کی کوشش کریں گے تاکہ ہم ان سے کچھ سیکھ کر اپنے آپ کو ایسے کاموں سے بچا سکیں جو زوال کا سبب بن سکتے ہیں، اللہ پاک ہمیں دُنیا و آخرت میں کامیابی اور نعمتوں کو ہمیشگی نصیب فرمائے، زوالِ نعمت سے محفوظ فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

قوموں پر زَوال کیوں آتا ہے...؟

پارہ:13، سورۂ رَعْد، آیت: 11 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْؕ (پارہ13، سورۂ رَعْد:11)	ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدل دیں۔

تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے: اس آیت میں قُدرت کا ایک قانون بیان کیا گیا ہے کہ اللہ پاک اُس وقت تک کسی قوم سے اپنی عطا کردہ نعمت واپس نہیں لیتا، جب تک وہ قوم خود اپنے اچھے اَعْمَال کو بُرے اَعْمَال سے تبدیل نہ کر دے۔[1]

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا؛ اللہ پاک جب کسی قوم کو نعمتوں سے نوازتا ہے، انہیں دُنیا میں ترقی، عروج، عزّت و خوشحالی، امن و سلامتی نصیب فرماتا ہے تو اُن سے بِلاوجہ یہ نعمتیں واپس نہیں لیتا جب تک کہ قوم خُود اپنی حالت نہ بدل لے، جب قوم بگڑتی ہے ✿ اچھے اَعْمَال کی جگہ بُرے اَعْمَال کرنے لگتی ہے ✿ اچھی صِفَات کی جگہ بُری صِفَات اپنا لیتی ہے ✿ محنت کی جگہ سستی کا شکار ہوتی ہے ✿ فرض شناسی کی بجائے لاپروائی سے کام لیتی ہے ✿ تقویٰ کی بجائے گُناہ کا رستہ اختیار کرتی ہے ✿ شکر گزاری کی بجائے ناشکری کرتی ہے تو قوموں کی عزّت کو ذِلَّت میں، خوشحالی کو تنگ حالی میں، عروج کو پستی میں، ترقی کو زوال میں اور کامیابی (Success) کو ناکامی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

قوموں کے زَوال کی تاریخ

دُنیا کی تاریخ اُٹھا کر دیکھ لیجئے! قُدرت کا یہی اَٹل قانون ہے، اس زمین پر ہزاروں

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:13، سورۂ رعد، تحت الآیۃ:11، جلد:5، صفحہ:85۔

قومیں آئیں، انہیں ترقی، عروج، عزّت، خوشحالی اور امن و سلامتی کی نعمتوں سے نوازا گیا، مگر جب انہوں نے نعمت کی ناقدری کی تو انہیں نشانِ عبرت بنا دیا گیا۔

قومِ عاد: **انہیں طاقت عطا ہوئی،** مال و دولت سے نوازا گیا لیکن جب انہوں نے نافرمانی کی، نعمتوں کی ناقدری کی تو رَبِّ قہار جَلَّ جَلَالُہٗ نے ان پر آندھی کا عذاب بھیجا اور یہ نشانِ عبرت بن کر رِہ گئے۔[1]

قومِ ثمود: **فَنِّ تعمیر کی ماہِر قوم:** اللہ پاک نے انہیں نعمتیں عطا فرمائیں، طاقت عطا کی، مال و دولت سے نوازا، دُنیا میں عزّت عنایت فرمائی مگر یہ سرکش ہوئے، ناشکرے بنے، قُدرت نے شدید زلزلے سے انہیں تباہ وبرباد کر دیا۔[2]

شدّاد، نمرود، فِرْعَون: **انہیں تاج و تخت عطا ہوئے،** حکومت و سلطنت عطا کی گئی مگر ان بد بختوں نے نعمت کی قدر نہ کی، بندے تھے، بندے نہ بنے، خُدائی کا دعویٰ کیا، پھر رَبِّ قہار جَلَّ جَلَالُہٗ کا غضب ان پر نازِل ہوا اور یہ تباہ وبرباد ہو کر رہ گئے۔

بنی اسرائیل: **انہیں فرعون سے آزادی عطا کی گئی،** ملکِ مِصر کی حکومت عطا کی گئی لیکن انہوں نے ناقدری کی، ناشکرے بنے، اللہ پاک نے ان پر ذِلّت کو مُسَلَّط فرما دیا۔

غرض؛ جب تک قوم اپنی حالت نہ بدل لے، اللہ پاک نعمتوں سے محروم نہیں فرماتا، جب قوم اپنی حالت بدل لے، اچھائی کی جگہ بُرائی اپنائے، شکر کی جگہ ناشکری کرے، فرمانبر داری کی بجائے نافرمانی کرے تو اللہ پاک کے قہر کا کوڑا برس جاتا ہے، پھر انہیں کچھ بھی مہلت نہیں دی جاتی، انہیں عبرت کا نشان بنا دیا جاتا ہے۔

---

1 ... سیرت الانبیاء، صفحہ: 223 خلاصۃً۔

2 ... تفسیر صراط الجنان، جلد: 3، صفحہ: 359 خلاصۃً۔

ترقی و عروج وِراثتی نعمت نہیں ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عروج وترقی کوئی وراثتی شے نہیں، ایسا نہیں ہوتا کہ فُلاں قوم ہمیشہ ترقی ہی کرے گی اور فُلاں قوم ہمیشہ پستی ہی میں رہے گی، نہیں...!! ایسا ہرگز نہیں ہے، ترقی، عروج، کامیابی، عزّت (**Respect**)، شان و شوکت، ان سب نعمتوں کا تعلق نسب، نام، پیسہ اور رنگ رُوپ سے نہیں ہے بلکہ ترقی و عروج کا تعلق اعلیٰ کردار سے ہے۔ مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قومیں بڑی ہوں یا چھوٹی، حتّٰی کہ نبی (عَلَیْہِ السَّلَام) کے ہم وطن، ہم نسب بلکہ انبیا (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کے قرابت دار، یہاں تک کہ انبیا (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کی اولاد، جو بھی اللہ پاک کی نعمت کی ناقدری، ناشکری کرے گا، اس سے نعمت چھین لی جائے گی۔(1)

کُفّارِ مکہ میدانِ بَدْر میں ذلیل کیوں ہوئے...؟

دیکھئے! اَہْلِ مکّہ عموماً حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی اَوْلاد تھے، اللہ پاک نے انہیں نعمتوں سے نوازا، انہیں کعبہ شریف کی خِدْمت کا موقع بخشا گیا، مکّہ مکرمہ جہاں کوئی پھل، کوئی سبزی، کوئی اناج نہیں اُگتا، اس شہر میں انہیں ہر قسم کے پھل اور اناج عنایت کئے گئے، ان کے لئے تجارت (**Business**) کی راہ ہموار کی گئی، دُنیا کے بڑے بڑے ملکوں میں اَہْلِ مکّہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا مگر انہوں نے نعمت کی ناقَدْری کی، دُنیا کا سب سے بڑا نشانِ تَوحِید یعنی کعبہ شریف، اسے مقامِ شرک بنا دیا، اللہ پاک کے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلایا، اللہ پاک کی آیات سے مُنہ پھیرا، اَہْلِ حق (یعنی

1... تفسیر نعیمی، پارہ:10، سورۂ انفال، تحت الآیۃ:53، جلد:10، صفحہ:54۔

صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان) پر ظُلم و سِتَم کے پہاڑ توڑے، پھر نتیجہ وہی نکلا، میدانِ بدر میں کفارِ مکّہ کا غرور خاک میں مِلا دیا گیا اور یہ ایسی شکست سے دوچار ہوئے کہ عبرت کا نشان بَن کر رہ گئے۔ آخر یہ کیوں ہوا؟ اللہ پاک کے نبی حضرت اسماعیل عَلَیۡہِ السَّلَام سے نسبی تعلق رکھنے والے، کعبہ معظمہ کے خدمت گزار آخر کیوں شکست (**Defeat**) سے دوچار ہوئے؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْۙ

(پارہ10، سورۂ انفال:53)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ اس لئے کہ اللہ کسی قوم سے جو نعمت انہیں دی تھی بدلتا نہیں جب تک وہ خود نہ بدل جائیں۔

اَہلِ یَمن سیلاب میں گرفتار کیوں ہوئے؟

سَبا عرب کا ایک قبیلہ ہوا ہے، یہ لوگ اللہ پاک کے نبی حضرت ہُود عَلَیۡہِ السَّلَام کی اَوْلاد میں سے تھے، یمن کی ایک بستی میں رہتے تھے، اللہ پاک نے انہیں بے مثال نعمتوں سے نوازا تھا، ان کی بستی کی آب و ہوا ایسی صاف اور پاکیزہ تھی کہ اس بستی میں نہ مچھر تھے، نہ سانپ بچھو، نہ مکھی، نہ کھٹمل، موسم نہایت معتدل، نہ زیادہ گرمی ہوتی، نہ بہت سردی، زمین بہت زرخیز تھی، ان کے باغ پھلوں سے لدے رہتے، حتّٰی کہ کوئی شخص سَر پر ٹوکرا اُٹھائے باغ سے گزر جاتا تو اس کا ٹوکرا قِسم قِسم کے پھلوں سے بھر جاتا تھا، اسے پھل توڑنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی تھی، اتنی کثرت سے پھل لگتے تھے، غرض یہ قوم بہت خوشحال، امن وسکون اور آرام وچین سے زندگی بسر کر رہی تھی مگر انہوں نے سرکشی کی، اللہ پاک نے اس بستی میں 13 انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام بھیجے، ان سرکشوں نے انبیائے کرام

عَلَيهِمُ السَّلَام کو جھٹلایا، تکبر کیا، کفر پر اڑے، ضِدّی بنے، انبیائے کرام عَلَيهِمُ السَّلَام کی بے ادبی اور گستاخی کی تو رَبِّ قہّار جَلَّ جَلَالُہٗ کا قہر ان پر برس پڑا، اللہ پاک نے ان پر سیلاب کا عذاب بھیجا، جس سے ان کے باغات، مکان سب غرق ہو کر فنا ہو گئے۔(1)

قرآنِ کریم میں اس سرکش قوم کی عبرتناک داستان یُوں بیان ہوئی:

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْكَنِهِمْ اٰیَةٌۚ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗؕ بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ(۱۵) فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَیْهِمْ جَنَّتَیْنِ ذَوَاتَیْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ(۱۶) ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْاؕ وَ هَلْ نُجٰزِیْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ(۱۷)

(پارہ22، سورۂ سبا: 15-16-17)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک سبا کے لئے ان کی آبادی میں نشانی تھی دو باغ دہنے اور بائیں اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو پاکیزہ شہر اور بخشنے والا رب تو اُنہوں نے منہ پھیرا تو ہم نے ان پر زور کا اہلا (سیلاب) بھیجا اور اُن کے باغوں کے عوض دو باغ انہیں بدل دیے جن میں بکٹا میوہ اور جھاؤ (جھاڑی) اور کچھ تھوڑی سی بیریاں ہم نے انہیں یہ بدلہ دیا ان کی ناشکری کی سزا اور ہم کسے سزا دیتے ہیں اسی کو جو ناشکرا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا؛ ترقی و عروج کا تعلق نام و نسب سے نہیں ہے، اس کے لئے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کون کس کا بیٹا، کس کا پوتا ہے، یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کون زیادہ پیسے والا ہے، ترقی و عروج کے لئے کردار دیکھا جاتا ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں، کوئی سائل ہی نہیں | راہ دکھلائیں کسے، کوئی راہ رَوِ منزل ہی نہیں

---

1 ... عجائب القرآن مع غرائب القرآن، صفحہ: 200-201 خلاصۃً۔

تربیتِ عام تو ہے، جوہَرِ قابِل ہی نہیں	جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گِل ہی نہیں
کوئی قابِل ہو تو ہم شانِ کئی دیتے ہیں	ڈھونڈنے والوں کو دُنیا بھی نئی دیتے ہیں

اَشْعَارکی وضاحت: اللہ پاک کا کرم سب پر ہوتا ہے، کوئی جھولی پھیلانے والا تو ہو، ہدایت، عروج اور ترقی کی راہیں واضح بیان کر دی گئی ہیں، کوئی چلنے والا تو ہو، تربیت(***Training***) تو کی جاتی ہے، کوئی تربیت لینے والا تو ہو، جو قابِل ہو اُسے بہت کچھ دیا جاتا ہے، یعنی تاج و تخت و حکومت سے بھی نوازا جاتا ہے مگر اس کے لئے قابلیت بھی تو چاہئے، اعلیٰ کردار بھی تو ہو۔

چاہتے سب ہیں کہ ہوں اَوجِ ثُریّا پہ مقیم	پہلے پیدا تو کرے ایسا کوئی قلبِ سلیم

وضاحت: یہ سب چاہتے ہیں کہ مجھے ترقی ملے، کامیابی ملے، عروج ملے مگر اس کے لئے قلبِ سلیم چاہئے، اعلیٰ کردار چاہئے، جس کے پاس قلبِ سلیم ہو، وہ اگر حبشہ کا غُلام ہی کیوں نہ ہو، اسے کعبہ کی چھت پر کھڑا کرکے اذان دِلوادی جاتی ہے اور جس کے پاس قلبِ سلیم نہ ہو، وہ چاہے مکّے کا سردار ابولہب ہی کیوں نہ ہو، اسے ذِلّت و پستی(***Humiliation***) کا نشان بنادیا جاتا ہے۔ یہی قُدرت کا اَٹل قانون ہے۔

ہم اور جشنِ آزادی

اے عاشقانِ رسول! 14 اگست یعنی پاکستان کا 75 واں یومِ آزادی آنے والا ہے، اس تاریخ کو اللہ پاک نے ہمیں بھی ایک نعمت سے نوازا، ہمیں آزادی عطا کی گئی، برِّ صغیر میں مسلمان کم و بیش 100 سال تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رہے، مسلمانوں کو ذِلّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، ان پر ظُلم و سِتَم کے پہاڑ توڑے جاتے تھے، کافِر مسلمانوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچاتے، بات بات پر ان مسلمانوں کی عزّت پامال کرتے، مُسلّے کہہ کر مذاق

اُڑاتے اور نہ جانے کیسی کیسی تکلیفوں سے دوچار کیا کرتے تھے، پھر اللہ پاک نے کرم فرمایا، عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام نے محنت کی، بیانات کر کے، کتابیں لکھ کر، گھر گھر جا کر مسلمانوں کو ایک جذبہ (*Passion*) دیا، جستجو دی، بَرِّصغیر کے کونے کونے سے نعرہ لگنے لگا۔

پاکستان کا مطلب کیا؟ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ۔ کون ہمارے راہنما؟ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ۔

آخر عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام اور عوام کی مشترکہ کوششیں رنگ لائیں، مُسلِم راہنماؤں کی محنت کام آئی اور اللہ کریم نے ہمیں **اسلامیہ جمہوریہ پاکستان** کی صُورت میں اپنا آزاد مُلک عطا فرمایا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم اس نعمت کی قدْر کر رہے ہیں؟ کیا ہم مَقاصِدِ پاکستان کو نبھا رہے ہیں...؟؟

پاکستان کیوں بنایا گیا...؟؟

13 جنوری 1948ء کو اسلامیہ کالج پشاور میں حُصُولِ پاکستان کا مقصد بیان کرتے ہوئے بانیٔ پاکستان محمد علی جناح نے کہا: ہم نے پاکستان کا مطالبہ ایک زمین کا ٹکڑا حاصِل کرنے کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایسی تجربہ گاہ حاصِل کرنا چاہتے تھے، جہاں اسلامی اُصولوں کو آزادی سے آزما(یعنی ان پر عمل کر) سکیں۔

6مارچ، 1946ء کو محمد علی جناح نے ایک تقریر میں کہا:

Let us go back to our holy book the Quran.Let us revert to the Hadith and the great traditions of Islam which have every thing in them for

our guidance.

یعنی ہمیں اپنی پاکیزہ کتاب قرآنِ کریم کی طرف واپس پلٹنا ہو گا، ہمیں حدیث شریف اور اسلام کی تعلیمات کی طرف دوبارہ رُخ کرنا ہو گا کہ ان میں ہماری رہنمائی کے لئے سب کچھ موجود ہے۔

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے پاکستان بنانے کا مقصد...!! یہ مُلک اس لئے بنا تاکہ ہم اسلامی تہذیب اور ثقافت (Culture) کو آزادی کے ساتھ اپنا سکیں، قرآنِ کریم، حدیث شریف اور اسلامی تعلیمات پر آزادی سے عَمَل کر پائیں ❁ کیا ہم اس پر پُورے اُتر رہے ہیں؟ ❁ کیا ہمارا چال چلن، ہمارے رنگ ڈھنگ، ہمارے طور طریقے اسلامی ہیں؟ ❁ پاکستان آزادی سے نمازیں پڑھنے کے لئے بنایا گیا، کیا ہم نماز پڑھتے ہیں؟ ❁ پاکستان آزادی سے روزے رکھنے کے لئے بنایا گیا، کیا ہم رمضان کے روزے رکھتے ہیں؟ ❁ پاکستان آزادی سے تلاوت کرنے، آزادی سے قرآنی تعلیمات پر عَمَل کرنے، آزادی سے سنتیں اپنانے کے لئے بنایا گیا ❁ اس لئے بنایا گیا تاکہ ہم داڑھی رکھیں تو کوئی ہم پر اعتراض نہ کرے ❁ ہم سُنّت کے مطابق لباس پہنیں تو کوئی ہماری طرف انگلی نہ اُٹھائے ❁ ہم نماز پڑھیں، عمامہ پہنیں، ہاتھ میں تسبیح اُٹھائیں تو کوئی ہم پر طنز نہ کرے ❁ ہماری مائیں بہنیں برقعہ پہنیں، شرعی پردہ کریں، چادر اور چار دیواری میں رہیں تو کوئی انگلی نہ اُٹھائے، کوئی اس کا مذاق نہ اُڑائے۔ انصاف سے کہئے! کیا ہم یہ سب کرتے ہیں؟ ❁ کیا ہمارے چہرے پر سُنّت کے مطابق ایک مُٹھی داڑھی شریف ہے؟ ❁ کیا ہم سُنّت کے مطابق لباس پہنتے ہیں؟ ❁ کیا ہم اسلامی تہذیب اور ثقافت کی تَصوِیر بن پائے ہیں؟ ❁ کیا

ہماری مائیں بہنیں، بیٹیاں شریعت کے مطابق پردہ کرتی ہیں؟

اور جب کوئی عاشقِ رسول اسلامی طور طریقے اپناتا ہے تو کیا معاشرے (**Society**) میں اسے عزّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے؟ یا اس پر طنز کے زہریلے تیر برسائے جاتے ہیں؟

ہم اور جشنِ آزادی

آہ! افسوس...!! آج 75 سال ہونے کو ہیں مگر مجموعی طَور پر دیکھا جائے تو ہم پاکستان کے مقاصِد کو پُورا نہیں کر پائے، یومِ آزادی اَصْل میں یومِ تَشَکُّر ہے، اللہ پاک کے حُضُور عاجزی سے سجدہ کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کا دِن ہے مگر ہمارے معاشرے میں یومِ آزادی بھی گُناہوں بھرے انداز سے منایا جاتا ہے ❁ جشنِ آزادی کے نام پر گانے چلائے جاتے ہیں ❁ میوزک بجایا جاتا ہے ❁ بے ہودہ رقص ہوتے ہیں ❁ چیخ پُکار ہوتی ہے ❁ پٹاخے پھوڑے جاتے ہیں ❁ بے ہودگی کے ساتھ باجے بجائے جاتے ہیں ❁ نوجوان گلیوں میں سڑکوں پر ہُلّڑ بازی کرتے ہیں ❁ سڑکوں پر ون ویلنگ (**One Welling**) کر کے موت کا کھیل کھیلا جاتا ہے ❁ کئی ایک نادان جو اپنے والدین کے بڑھاپے کا تنہا سہارا ہوتے ہیں، اِس وَن وِیلنگ کے نشے میں مست ہو کر موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں ❁ شرابیں پی جاتی ہیں ❁ نشہ آور اشیاء کا دِل کھول کر استعمال کیا جاتا ہے۔

مختلف رپورٹس کے مطابق پاکستان میں جشنِ آزادی کے موقع پر 7 ملین یعنی 70 لاکھ افراد منشیات کا استعمال کرتے ہیں، ایک انتظامی ادارہ اب تک 800 ملین ڈالر کی منشیات (**Drugs**) ضبط کر چکا ہے۔ آہ! افسوس...!! کیا ہمیں پاکستان اس لئے مِلا تھا؟ کیا ہمیں اس نعمت سے اس لئے نوازا گیا تھا؟

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا	کارواں کے دِل سے اِحْساسِ زیاں جاتا رہا

وضاحت: آہ! ہمارا ساز و سامان (مثلاً عزّت، ترقی، کامیابی، عروج وغیرہ) سب تباہ و برباد ہوتا جارہا ہے اور مصیبت تو یہ ہے کہ ہم نادانوں کو اس تباہی کا اِحْسَاس تک نہیں ہے۔

بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا:

آ تجھ کو بتاتا ہوں تاریخِ اُمَم کیا ہے	شمشیر و سناں اَوَّل، طاؤس و رباب آخر

شمشیر و سناں: تلوار اور نیزے۔ طاؤس و رُباب: یعنی ناچ گانا۔ **مطلب یہ ہے کہ** قومیں پہلے خواب دیکھتی ہیں، ترقی، عروج اور کامیابی کے لئے جذبہ دکھاتی ہیں، جنون ہوتا ہے، بلندی اور عروج کے لئے دِن رات محنت ہوتی ہے، تب اللہ پاک ان کی محنتوں کا صِلہ عطا فرماتا ہے، اُن کو ترقی عطا کی جاتی ہے، یہاں تک کہ قومیں بلندی و عروج میں ستاروں تک جا پہنچتی ہیں، پھر ایک وقت آتا ہے کہ لوگ اللہ پاک کی نعمت بھول جاتے ہیں، غرور اور تکبُّر اُن کے سَر چڑھتا ہے، گُنَاہ، نافرمانی، عیاشی، فضولیات میں حَدْ سے بڑھتے ہیں، تب اُن پر اللہ پاک کا غضب نازِل ہوتا ہے اور انہیں پھر سے تَنَزُّلی کے گہرے گڑھے میں گرا دیا جاتا ہے۔ قوموں کی یہی تاریخ ہے۔

یاخدا! پاک وطن کی تُو حفاظت فرما	فضل کر اس پہ سدا سایۂ رحمت فرما
اس کو تُو قلعۂ اسلام بنا دے یا ربّ!	میرے پیارے وطنِ پاک پہ رحمت فرما
ہائے! بدمست گناہوں میں ہوئے اہلِ وطن	یا خدا سب کو عطا نیک ہدایت فرما
بچہ بچہ ہو نمازی مِرے پاکستاں کا	اور عطا جذبۂ پابندیِ سُنّت کا

شکر صد شکر غلامی سے ملی آزادی	پھر عنایت ہمیں کھوئی ہوئی شوکت فرما

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم اپنا جائزہ لیں تو شاید ہم تباہی کے آخری کنارے پر کھڑے ہیں، ہمارے بڑوں نے آزادی کا خواب دیکھا تھا، اُن میں جذبہ تھا، شوق تھا، لگن تھی، پھر انہوں نے محنتیں کیں، قربانیاں دِیں، اُن کی محنتیں رنگ لائیں، اللہ پاک نے ہمیں ملکِ عزیز پاکستان عطا کیا، آج 75 سال کے بعد ہمارا معاشرہ گُناہوں کی لپیٹ میں ہے، عیش پرستی، حِرص لالچ، بے جا فخر و غرور، دُنیا کی محبّت اور فضولیات کی کثرت ہے، گویا تاریخ دُہرائی جارہی ہے، اللہ پاک نے ہمیں عُروج عطا کیا تھا اور اب ہم تباہی کی طرف دوڑتے جارہے ہیں، اگر اب بھی ہم نہ سنبھلے تو یاد رکھ لیجئے! اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ (پارہ13، سورۂ رَعد:11)	ترجمۂ کنزالعرفان: اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کوئی پھیرنے والا نہیں اور اس کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں۔

معلوم ہوا؛ جب قومیں عیاش پرست ہو جاتی ہیں، اُن کا کردار بہت گر جاتا ہے، وہ نافرمانیوں میں حَد سے بڑھ جاتے ہیں تو اُن پر عذاب اُترتا ہے، انہیں سزا دی جاتی ہے، پھر دُنیا کی کوئی بھی طاقت انہیں تباہی و بربادی سے بچا نہیں سکتی۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے مسلمانو!	تمھاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

اُمّتِ مسلمہ کی چار اَہم ذِمّہ داریاں

پیارے اسلامی بھائیو! بہت واضح بات ہے، ہر چیز کا کوئی مقصد (*Purpose*) ہوتا

ہے، جب تک وہ چیز اپنا مَقْصَد پُورا کرتی رہے، اس کی قَدْر و قیمت (**Value**) ہوتی ہے، اس کا مالِک اُس شَے کی حفاظت بھی کرتا ہے، اگر وہ چیز اپنا مَقْصَد پُورا نہ کرے تو نہ اُس کی قَدْر و قیمت باقی رہتی ہے، نہ اس کی حفاظت کی جاتی ہے، ایک قلم کو ہی دیکھ لیجئے! قلم کا مَقْصَد لکھنا ہے، جب تک قلم لکھتا رہے، لوگ اسے سینے سے لگا کر رکھتے ہیں، جب یہ لکھنا بند کر دے تو پہلے کی طرح اس کی قَدْر و قیمت نہیں رہتی، نہ اس کی حفاظت کی جاتی ہے، نہ سینے سے لگا کر رکھا جاتا ہے۔

یہی معاملہ ہے، ہم مسلمانوں کی بھی ذِمَّہ داریاں ہیں، جب تک ہم وہ ذِمَّہ داریاں نبھاتے رہیں گے، ترقی، کامیابی، عروج ہمارا مُقَدَّر رہے گی، اگر ہم اپنی ذِمَّہ داریاں نبھانا چھوڑ دیں گے تو ہم اپنی قَدْر و قیمت کھو بیٹھیں گے۔

ہماری ذِمَّہ داریاں کیا ہیں؟ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:110)	ترجمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

امام فَخْرُ الدِّین رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آیتِ کریمہ کا معنٰی یہ ہے کہ اے مسلمانو! لَوحِ مَحْفُوظ میں تمہارا یہی وَصْف لکھا ہے کہ تم سب سے بہتر اور سب سے اَفْضَل اُمّت ہو، تمہارے لائِق یہی ہے کہ تم اس منصب کی حِفَاظت کرو! [1] یعنی ہمیشہ اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اطاعت گزار و فرمانبردار رہو...!!

1... تفسیر کبیر، پارہ:4، سورۂ اٰل عمران، تحت الآیۃ:110، جلد:3، صفحہ:323۔

اے عاشقانِ رسول! اس آیتِ کریمہ میں رَبِّ کائنات نے اُمَّتِ مسلمہ کے 4 اَعْلٰی اَوْصاف بیان فرمائے ہیں اور یہ 4 اَوْصَاف اَصْل میں اُمَّتِ مسلمہ کی 4 ذِمَّہ داریاں بلکہ مقصدِ زِندگی (Purpose of Life) ہیں:

اُمَّتِ مسلمہ خیرُ الاُمَم ہے

حضرت علّامہ مفتی عبد المصطفیٰ اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک مسلمان کے لئے زِندگی کا پہلا مقصد خَیْرُ الْاُمَمْ یعنی بہترین اُمّت ہونا ہے۔ جس طرح گلاب کے لئے خوشبو، موتی کے لئے چمک اور سورج کے لئے روشنی لازم ہے، اسی طرح ایک مسلمان کے لئے اپنے اَعْمَال واَفْعَال کے لحاظ سے تمام اُمّتوں میں سب سے اعلیٰ، سب سے اَفْضَل، سب سے بہتر ہونا لازِم وضروری ہے، عبادات ومعاملات ہوں یا اَخلاق وعادات غرض زندگی کے ہر شعبے میں، زِندگی کے آخری لمحات تک ایک مسلمان خیر ہی خیر ہو، بَس پُوری زِندگی قرآن وسُنّت کا دامن تھامے صراطِ مستقیم (یعنی سیدھے رستے) پر چلتا جائے تاکہ دوسری قومیں مسلمان کو دیکھ کر یہ پُکار اُٹھیں کہ [1]

یہی وہ ہیں کہ جن کے واسطے خَتْمُ الرُّسُل آئے | انہی پر ختم ہے "خَیْرُ الْاُمَم" کی جلوہ سامانی

وضاحت: یہی وہ خوش نصیب اُمَّت ہے، جن کی ہدایت کے لئے اللہ پاک نے اپنے سب سے محبوب نبی، خاتَمُ النَّبِیّٖن کو بھیجا، اسی اُمَّت کو خَیْرُ الْاُمَمْ کا لقب دیا گیا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے ایک مسلمان کی اَوَّلین ذِمَّہ داری کہ مسلمان ہمیشہ خَیْرُ الْاُمَم یعنی بہترین اُمَّت بن کر رہے۔ یقیناً جو بہتر ہوتا ہے، وہ آئیڈیل (Ideal) بھی ہوتا

---

[1] ...عرفانی تقریریں، بیان: زوال کے اسباب، صفحہ: 99 بتغیر قلیل۔

ہے اور جو آئیڈیل ہوتا ہے، وہ دوسروں کی نقل نہیں کرتا، دوسرے اُس کے پیچھے چلتے ہیں، لہٰذا ہونا یہ چاہئے کہ مسلمان ایسا بَن کر رہے کہ دوسری قومیں اس کی پیروی کریں، مسلمان کے اَخلاق ایسے اعلیٰ ہوں کہ دِیگر قومیں مسلمانوں سے اَخلاق سیکھیں، مسلمان کا کردار ایسا اعلیٰ ہو کہ دوسری قومیں کردار کی بہتری کے لئے اس کی صحبت اپنائیں، ایک مسلمان کی عادات، اس کے اَفعال، اس کی گفتار، طور طریقے، چال چلن ایسا بہتر ہو کہ اسے آئیڈیل بنایا جائے، اس کی پیروی کی جائے، دوسری قومیں اس کے کردار (**Character**)، اَخلاق وعادات پر رشک کریں اور اسے دیکھ کر جینا سیکھیں۔

مگر افسوس! آج حالات الٹ ہیں، خَیْرُ الْاُمَمْ (بہترین اُمَّت) ہم ہیں، ہونا تو یہ تھا کہ ہم دوسروں کے لئے آئیڈیل بنتے، ہم نے دوسری قوموں کو اپنا آئیڈیل بنالیا، ہونا تو یہ تھا کہ قومیں ہماری نقل کرتیں مگر ہم نَقَّال بن گئے، ہم دوسروں کی نقل کرنے لگے، چال ڈھال میں کافِروں کی نقل، تعلیم (**Education**) میں کافِروں کی نقل، اُصول و قوانین میں کافِروں کی نقل، حتیٰ کہ جوتے کپڑے خریدنے اور کھانے پینے میں بھی غیر قوموں کی نقل کی جاتی ہے، صَدْ اَفْسوس! آج مسلمان قرآن نہیں سیکھتے، کافِروں کے فلسفے سیکھ لیتے ہیں، اپنے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت کو نہیں دیکھتے، کافِروں کے انداز اپناتے ہیں۔

شور ہے ہو گئے دُنیا سے مسلماں نابُود | ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود؟
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود | یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلاف، پہلے کے نیک مسلمان ایسے ہی تھے، وہ کسی قوم

کی نقل نہیں کرتے تھے، وہ اپنے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتیں اپناتے تھے، قرآنِ مجید کے بتائے ہوئے اُصولوں پر چلتے تھے، دُنیا میں اُن کی دُھوم تھی، رَبِّ کائنات نے انہیں ترقی عطا فرمائی تھی، انہیں عُرُوج بخشا گیا تھا، کافِر اُن پر رشک کرتے تھے، یہاں تک کہ اُن کے اَخلاق و کردار سے متاثر ہو کر کُفّار کلمہ پڑھ لیا کرتے تھے۔

آیئے! اس کی ایک حسین جھلک پیش کرتا ہوں چنانچہ:

اَخلاق دیکھ کر کافِر مسلمان ہو گیا

حضرتِ مالک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے ایک مرتبہ ایک مکان کرائے پر لیا، اُس مکان کے بالکل ساتھ ہی ایک یہودی کا مکان تھا۔ وہ یہودی بُغض و عِناد (دُشمنی) کے سبب پرنالے کے ذَرِیعے گندا پانی اور غلاظت آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے گھر میں ڈالتا رہتا، آپ اس غلاظت کو صاف کر دیتے اور خاموش رہتے، آخِرکار ایک دن اُس یہودی نے خُود ہی آکر کہا: جناب! میرے پرنالے سے گرنے والی نَجاست کی وجہ سے آپ کو کوئی شکایت تو نہیں؟ حضرتِ مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے نہایت نرمی سے فرمایا: پرنالے سے جو گندَگی گرتی ہے، اُسے دھو ڈالتا ہوں، یہودی بولا: آپ کو اتنی تکلیف کے باوُجود غُصّہ نہیں آتا؟ فرمایا آتا تو ہے مگر پی جاتا ہوں کیونکہ (پارہ 4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 134 میں) خدائے رحمن کا فرمانِ مَحبّت نشان ہے:

وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴) (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:134)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا یہ پیارا جواب سُن کر اس یہودی نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا۔[1]

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی | بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اے عاشقانِ رسول! یہ تھے پہلے کے مسلمان...!! ان کے اَخلاق و کردار سے متاثر ہو کر کافِر کلمہ پڑھ لیا کرتے تھے اور آج ہمارا حال کیا ہے؟ ہمیں دیکھ کر کُفّار متاثر تو کیا ہوں گے، اُلٹا اِسْلام سے نفرت کرنے لگیں تو کچھ بعید نہیں۔

ایک غیر مسلم کا عبرتناک جواب

ایک غیر مسلِم مفکّر تھا، اس سے کسی مسلمان نے کہا: تم ایسے صاحبِ نظر ہو، عقل رکھتے ہو، پھر مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟ اس پر اُس غیر مسلم نے ایسا عبرتناک جواب دیا کہ اسے سُن کر ہر غیرت مند مسلمان کا ندامت سے سَر جھک جائے، غیر مسلم نے کہا: جب میں اُس اسلام کو دیکھتا ہوں جو مسلمانوں کی کتابوں میں لکھا ہے تو میرے دِل میں اسلام کی حقّانیت (یعنی سچّائی) کے چراغ روشن ہو جاتے ہیں، میرا دِل چاہتا ہے کہ میں ان مقدّس کتابوں کو ساری زِندگی سینے سے لگائے رکھوں مگر جب میں اُس اسلام کو دیکھتا ہوں جس پر آج کل کے مسلمان عمل کر رہے ہیں تو میرا دِل اسلام سے بیزار ہو جاتا ہے۔[2]

بن گئے تنکے نشیمن کے قفس کی تیلیاں | بَن گیا کیا؟ ہم چلے تھے کیا بنانے کے لئے

وضاحت: گھر بناتا تھا، قید خانہ بن گیا، ہم بنا کیا رہے تھے؟ اور بن کیا گیا؟ مطلب یہ کہ ہم اُلٹے رستے کے مُسَافِر ہو گئے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم دوسروں کے لئے نمونۂ زِندگی بنتے، ہمارے سبب سے

1 ...تذکرۃ الاولیاء مترجم، صفحہ:32۔

2 ...عرفانی تقریریں، بیان: زوال کے اسباب، صفحہ:101 بتغیر قلیل۔

اسلام کو ترقی ملتی مگر الٹ ہو گیا، لوگ ہمارے سبب سے اسلام سے نفرت کرنے لگے۔

اے عاشقانِ رسول! ہماری ذِمّہ داری ہے کہ خَیْرُالْاُمَمْ (یعنی بہترین اُمَّت) ہونے کا جو اعزاز ہمیں رَبِّ کائنات نے عطا فرمایا ہے، ہم اس اعزاز کی قَدر کریں، ہم واقعی خَیْرُالْاُمَمْ (یعنی بہترین اُمَّت) بن کر رہیں، ہم اوروں کی نقّالی نہ کریں، بلکہ قرآن و سُنّت کی تعلیم حاصِل کریں، اس پر عَمَل کریں، اپنے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت کو عملاً اپنائیں، کاش! ہم سنتوں کی چلتی پھرتی تَصویر بن جائیں۔

یا مصطفےٰ! گُناہوں کی عادَتیں نکالو | جذبہ مجھے عطا ہو سنّت کی پیروی کا[1]

(2-3): نیکی کی دعوت دینا، بُرائی سے منع کرنا

پیارے اسلامی بھائیو! اُمَّتِ مسلمہ کی دوسری اور تیسری ذِمّہ داری کیا ہے؟ رَبِّ کریم فرماتا ہے:

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:110)

ترجمۂ کنزُالایمان: جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔

معلوم ہوا؛ نیکی کی دَعْوَت دینا، بُرائی سے منع کرنا یہ بھی ہر مسلمان کی ذِمّہ داری میں شامِل ہے لیکن افسوس! آج مسلمانوں کی اَکثریّت ان ذِمّہ داریوں سے مُنہ موڑ چکی ہے۔ ایک عجیب سوچ نہ جانے کہاں سے آگئی ہے؛ ہم سمجھتے ہیں کہ نیکی کی دَعْوَت دینا، بُرائی سے منع کرنا صِرف مَوْلَوِی اور امام صاحب کا کام ہے، باقی سب کمائیں، کھائیں اور موج کریں۔ اَوّل تو یہ یاد رکھئے! مَوْلَوِی کا ایک مطلب ہے: اللہ والا۔[1] دیکھا جائے تو ہر مسلمان

---

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:177۔

ہی اللہ والا (یعنی اللہ پاک کو ماننے والا) ہے، ہم میں سے شاید کوئی بھی خُود کو **شیطان والا** ماننے کے لئے تیّار نہ ہو۔ جب سب اللہ والے ہیں تو سب ہی مَوْلَوِی ہوئے، ہاں! جس نے داڑھی شریف نہیں رکھی، یہ اس کی غلطی ہے، داڑھی نہ رکھنے والا، عِلْمِ دِین نہ سیکھنے والا دوہرا مُجْرِم ہے، ایک تو اُس نے داڑھی نہیں رکھی، ضروری عِلْمِ دِین نہیں سیکھا، دوسرا وہ نیکی کی دَعْوَت بھی نہیں دیتا، بُرائی سے منع نہیں کرتا۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی اَحْمَد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سارے مُسلمان مُبلّغ ہیں، سب پر ہی فرض ہے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیں اور بُری باتوں سے روکیں۔[2] ہمارے پیارے آقا و مولا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً یعنی میری طرف سے پہنچا دو اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! ہم ذرا غور کریں! ہم دِین کی جتنی باتیں جانتے ہیں، کیا وہ باتیں ہم دوسروں تک پہنچاتے ہیں؟ کون نہیں جانتا کہ پانچ نمازیں فرض ہیں؟ کیا ہم دوسروں کو نماز کی دعوت دیتے ہیں؟ کون نہیں جانتا کہ رمضان کے روزے فرض ہیں؟ کیا ہم روزے رکھنے کی دعوت دیتے ہیں؟ کون نہیں جانتا کہ تِلاوتِ قرآن نیکی کا کام ہے؟ کیا ہم تِلاوتِ قرآن کی دعوت دیتے ہیں؟ کون نہیں جانتا کہ سُودی لَین دَین کرنا، گانے سننا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، بے پردگی وغیرہ یہ سب گُناہ ہیں؟ کیا ہم ان سے لوگوں کو منع کرتے ہیں؟ افسوس! ہماری اَکْثَرِیَّت ایسی ہے جو یہ کام نہیں کرتی (یعنی بہت ساری چیزوں کا پتہ ہونے

---

1 ...فیضان علم و علما، صفحہ: 11۔
2 ...تفسیر نعیمی، پارہ: 4، سورۂ اٰل عمران، تحت الآیۃ: 104، جلد: 4، صفحہ: 79۔
3 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، صفحہ: 888، حدیث: 3461۔

کے باوجود بھی ہم نیکی کی دعوت عام کرنے سے محروم رہتے ہیں)، ہم جتنا دِین جانتے ہیں، اتنا دوسروں تک پہنچاتے نہیں ہیں اور مزید عِلْمِ دین سیکھنے کی جستجو نہیں کرتے۔

حدیثِ پاک میں ہے: کسی نے حُضُورِ انور، مکے مدینے کے تاجوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا: بہترین بندہ کون ہے؟ فرمایا: اللہ پاک سے ڈرنے والا، صلہ رحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک) کرنے والا، اچھی باتیں بتانے اور بُرائیوں سے روکنے والا۔[1] امام حَسَن بَصرِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو اچھی باتوں کا حکم دے، بُرائیوں سے روکے، وہ اللہ پاک کا بھی خلیفہ ہے، اُس کے رسول (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کا بھی اور اُس کی کتاب (یعنی قرآنِ کریم) کا بھی خلیفہ ہے۔[2]

نیکی کی دَعْوَت چھوڑ دینے کے نقصانات

پیارے اسلامی بھائیو! جیسے نیکی کی دَعْوَت دینا بہترین عبادت ہے، ایسے ہی یہ دِینی کام چھوڑ دینا بد تَرِین جُرم ہے۔ روایت میں ہے: اگر مسلمانوں نے تبلیغ چھوڑ دی تو اُن پر ظالِم بادشاہ مُسَلَّط ہوں گے اور اُن کی دُعائیں قبول نہ ہوں گی۔[3]

نیکی کی دَعْوَت نہ دینا ہلاکت میں ڈالتا ہے

صحابیٔ رسول حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کی حُدُود میں سُستی کرنے والے اور اُن

---

1 ... شُعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، جلد:6، صفحہ:220، حدیث:7950۔
2 ... تفسیر روح المعانی، پارہ:4، سورۂ اٰل عمران، تحت الآیۃ:104، جلد:4، صفحہ:326۔
3 ... تفسیر روح المعانی، پارہ:4، سورۂ اٰل عمران، تحت الآیۃ:104، جلد:4، صفحہ:326 ملتقطاً۔

میں مبتلا ہونے والے کی مثال اُن لوگوں جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں قرعہ اندازی کی، بعض کے حِصّے میں نیچے والا حِصَّہ آیا اور بعض کے حِصّے میں اُوپر والا، پس نیچے والوں کو پانی کے لئے اُوپر والوں کے پاس جانا ہوتا تھا تو انہوں نے اسے زَحمت سمجھا اور ایک کلہاڑی لے کر کشتی کے نچلے حِصّے میں سوراخ کرنے لگے، اُوپر والے اُن کے پاس آئے اور کہا: تجھے کیا ہو گیا (یعنی کشتی میں سوراخ کیوں کرتے ہو)؟ کہا: تمہیں میری وجہ سے تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بغیر گزارہ نہیں۔ اب اگر انہوں نے سوراخ کرنے والے کا ہاتھ پکڑ لیا تو اُسے بچا لیا اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اُسے چھوڑے رکھا تو اُسے بھی ہلاک کریں گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کریں گے۔ (1)

مرآۃ المناجیح میں ہے: اس حدیث شریف میں ایک مثال کے ذریعے بُرائی سے روکنے اور نیکی کا حکم دینے کی اہمیت کو واضح کیا گیا اور بتایا گیا ہے کہ اگر یہ سمجھ کر نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا فریضہ چھوڑ دیا جائے کہ بُرائی کرنے والا خود نقصان اُٹھائے گا، ہمارا کیا نقصان ہے تو یہ سوچ غلط ہے، اس لئے کہ اس کے گُناہ کے اَثرات تمام معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں، جس طرح کشتی توڑنے والا اکیلا ہی نہیں ڈُوبتا، بلکہ وہ سب لوگ ڈوبتے ہیں جو کشتی میں سوار ہیں، اسی طرح برائی کرنے والے چند افراد کا یہ جُرم تمام مُعَاشرے میں ناسُور بَن کر پھیلتا ہے۔ (2)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے زَوال کا سبب...!! جب قَوْمَیں نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا بَند کر دیتی ہیں تو اُن کا عروج پستی میں، ان کی ترقی تَنَزُّلی میں اور کامیابیاں

---

1 ...بخاری، کتاب الشھادات، باب القرعۃ فی المشکلات، صفحہ: 692، حدیث: 2686۔

2 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 545۔

ناکامی میں بدلنا شروع ہو جاتی ہیں، اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ ہم اپنی طاقت و منصب کے مُطابق نیکی کی دعوت دیتے اور بُرائی سے منع کرتے رہیں۔

جو نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائے | میں دیتا ہوں اس کو دعائے مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4): اللہ پاک پر پختہ ایمان

اُمَّتِ مسلمہ کا چوتھا اَعْلٰی وَصف رَبِّ کائنات نے یہ ارشاد فرمایا:

وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:110) | ترجمۂ کنزُالایمان: اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

یہ وَصف الحمدللہ! ہر مسلمان کو حاصِل ہے، ہم سب اللہ پاک پر اِیْمان رکھتے ہیں، رَبِّ کائنات کو اپنا خُدا مانتے ہیں، صِرْف اُسی کی عِبادت کرتے ہیں، صِرْف اُسی کے حُضُور جھکتے اور سجدہ کرتے ہیں۔

مگر یہاں ایک غور طلب بات ہے! وہ یہ کہ کیا ہم اس ایمان کے تقاضے (***Requirements***) پُورے کرتے ہیں؟

ایمان کی حقیقت کیا ہے؟

ایک مرتبہ حضرت ابراہیم خوّاص رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ فرمایا: تَوَکُّل کی حِفَاظت کرنا ایمان کی حقیقت ہے۔[1]

یعنی ہر حال میں بندہ اللہ پاک ہی پر بھروسا رکھے، کسی وقت یہ بھروسا کمزور نہ پڑنے دے، تَوَکُّل کی ایسی حفاظت کرتے رہنا، ایمان کی حقیقت ہے۔

1 ... کشف المحجوب، صفحہ:422۔

ذرا ہم غور کریں! کیا ہم تَوَکُّل اپناتے ہیں؟ کیا ہم اپنے رَبِّ کریم پر بھروسا رکھتے ہیں؟ آہ! افسوس! مادِیَّت پرستی عام ہے، آج بعض نادان مسلمان بھی دُنیوی لذتوں میں مست ہیں، یقین کمزور ہیں، رِزْق کے پیچھے بھاگتے بھاگتے رازِق (یعنی رِزْق دینے والے اللہ کریم) کو بھول جاتے ہیں، اَسْبَاب ڈھونڈتے ڈھونڈتے **مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب** (یعنی اسباب بنانے والے اللہ کریم) کو بھول جاتے ہیں۔

آدمی دُکان پر بیٹھا ہو، اذان ہو جائے تو 10 منٹ کے لئے دُکان بند کرنا بھاری پڑتا ہے، کیوں؟ رِزْق دُکان دیتی ہے یا رَبِّ کائنات عطا فرماتا ہے؟ لوگ جھوٹ نہیں چھوڑتے کہ جھوٹ نہیں بولیں گے تو دُکان کیسے چلے گی؟ سُودِی لَیْن دَیْن سے باز نہیں آتے کہ سُود چھوڑ دیا تو مال کم پڑ جائے گا عِلْمِ دِین کی طرف راغِب نہیں ہوتے، قرآنِ کریم پڑھنے سیکھنے کا وقت نہیں ہے، مدنی قافلوں میں سَفَر کرنے اور سُنّتیں سیکھنے کا وقت نہیں ہے کہ اگر راہِ دِین میں سفر کریں گے تو گھر کا کیا بنے گا؟ بچوں کا کیا بنے گا؟ کمائیں گے کیسے؟ کھائیں گے کہاں سے؟ غرض اللہ پاک پر اِیْمَان تو رکھتے ہیں مگر یقین کمزور ہیں، بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو محض ظاہِری اَسْبَاب پر بھروسا کرتے ہیں۔ حالانکہ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ظاہِری اَسْبَاب سے زیادہ رَبِّ کائنات کی قُدْرتوں پر بھروسا کریں۔ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قُدْرتِ کاملہ پر ایمان لانا اور ظاہِری اسباب کے عِلاوہ پوشیدہ اسباب پر ایمان رکھنا تَوَکُّل ہے۔(1)

---

(1)... احیاء العلوم، جلد:4، صفحہ:791 بتغیر۔

اللہ پر بھروسا رکھو! اگر مؤمن ہو...!

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۳﴾ (پارہ:6،سورۂ مائدہ:23)	ترجَمہ کنزُ العرفان: اور اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ ہی پر بھروسا کرو۔

پرندوں جیسے دِل

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ جنّت میں ایسی قومیں داخِل ہوں گی، جن کے دِل پرندوں کے دِلوں جیسے ہوں گے۔[1]

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: چڑیوں کے دِل میں اللہ پاک پر توَکُّل اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے اور ان کے دِل بُغض و کینہ سے پاک ہوتے ہیں، جس انسان میں یہ صفات پیدا ہو جائیں وہ فرشتہ صفت بن جائے۔[2]

رِزق نہ رکھیں ساتھ میں پنچھی اور دَرویش | جن کا رَبّ پر آسرا اُن کو رِزق ہمیش

وضاحت: پرندے اپنے ساتھ رِزق نہیں رکھتے، یونہی دُور دراز کا سَفَر کرتے ہیں، ایسے ہی اولیائے کرام بھی رِزق کے اہتمام پر توَجُّہ نہیں دیتے، کیوں؟ اس لئے کہ جو اللہ پاک پر بھروسا رکھتے ہیں، ان کے رِزق کا انتظام ہو ہی جایا کرتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! مادِیَّت پرستی؛ یعنی توَکُّل کی کمی اور ظاہِری اَسْباب پر زیادہ

1 ...مسلم، کتاب الجنۃ والصفۃ، باب یدخل الجنۃ اقوام، صفحہ:1091، حدیث:2840۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:7، صفحہ:368۔

بھروسا رکھنا، یہ بھی زَوال کا ایک سبب ہے، اس کی وجہ سے دِل میں دُنیا کی محبّت بڑھتی ہے، حرِص ولالچ میں اِضَافہ ہوتا ہے، دِل میں حَسَد کی آگ جلتی ہے اور انسان بس دُنیا ہی کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ کتنی قومیں ہیں جو دُنیا پرستی کی وجہ سے تباہ وبرباد ہو گئیں۔ اللہ پاک ہمیں تباہی سے بچائے، اپنے کرم سے ہم گنہگاروں کو زوالِ نعمت سے محفوظ فرمائے۔

بیان کا خُلاصہ

بیان کا خُلاصہ یہ کہ اُمّتِ مسلمہ کی 4 بنیادی ذِمّہ داریاں ہیں: (1): خَیرِ اُمَّت ہونے کا عملی ثبوت دینا (2): نیکی کی دعوت دینا (3): بُرائی سے منع کرنا (4): اور اللہ پاک پر کامِل یقین رکھنا۔ افسوس! آج ہم ان چاروں ذِمّہ داریوں میں ناکام ہوتے نظر آرہے ہیں، کردار ہمارے بگڑ چکے ہیں، نیکی کی دَعْوت ہم نہیں دیتے، بُرائی سے ہم منع نہیں کرتے اور مادِیَّت پرستی، دُنیا کی رنگینیوں میں ایسے اُلجھے کہ ایمان کمزور ہوئے جاتے ہیں۔ غور فرمائیے! جو قوم اپنی ذِمّہ داریاں نہ نبھائے، وہ زوال اور پستی کے کتنا قریب ہے؟ اب بھی وقت ہے کہ ہم سنبھل جائیں، رَبِّ کائنات نے ہمیں جو مہلت عطا فرمائی ہے، پاکستان کی صُورت میں آزادی کی نعمت سے نوازا ہے، اس کی قدر کریں، اس نعمت کا شکر ادا کریں، ناشکری سے بچیں، گُنَاہوں سے ہر دَم دُور رہیں، اپنے اخلاق و کردار سدھاریں، نیکی کی دعوت عام کریں، بُرائیوں سے منع کریں، اللہ پاک پر کامِل یقین رکھ کر اُس کی راہ میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں لگ جائیں، اِنْ شَآءَاللہُ الْکَرِیْم! دُنیا میں بھی کامیابی ہمارے قدم چومے گی، عروج، ترقی، عزّت و شوکت عطا ہوگی اور اللہ پاک نے چاہا تو قبر و آخرت بھی سَنْوَر جائے گی۔ اللہ پاک ہم سب کو عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی قافلہ

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی بھی جشنِ آزادی مناتی ہے مگر دعوتِ اسلامی کا انداز نِرالا ہے، الحمدللہ! جشنِ آزادی کے موقع پر مدنی قافلے سَفَر کرتے ہیں، ہزاروں عاشقانِ رسول مدنی قافلوں میں سَفَر کرکے شہر شہر، گاؤں گاؤں جاکر نیکی کی دعوت دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں، خود بھی نمازیں پڑھتے ہیں، دوسروں کو بھی نمازوں کی دعوت دے کر مسجد میں لانے کی کوشش کرتے ہیں، قرآنِ کریم کا، سُنّتوں کا فیضان عام کرتے ہیں، عشقِ رسول کی شمع دِلوں میں روشن کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، یُوں عاشقانِ رسول دین سیکھ کر، دوسروں کو سکھا کر حقیقی غُلامانِ مصطفےٰ بننے کی کوشش کرتے اور دوسروں کو بھی اسی راہ کا مُسَافِر بناتے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! 14 اگست کو سرکاری چھٹی ہوتی ہے،اس سال تو ویسے بھی 14 اگست اِتوار کو ہے، آپ بھی ذہن بنائیے،ہمت کیجئے، **14,13,12 اگست** 2022ء (جمعہ، ہفتہ، اتوار) **3 دن مدنی قافلے میں سفر** کی سَعادت نصیب ہو جائے، حقیقی غُلامِ رسول بننے کے لئے، تحریکِ آزادی میں شہید ہونے والے عاشقانِ رسول کے اِیصالِ ثواب کے لئے مدنی قافلوں میں سَفَر کیجئے اور آزادی کی نعمت کا شکر ادا کیجئے۔

دِل کی حالت تبدیل ہو گئی

فیصل آباد (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے میں بگڑے ہوئے کردار کا مالک تھا۔ جھوٹ، غیبت، چغلی،

بدنگاہی جیسے گُناہ میرے معمول کا حِصّہ تھے، میں نے مارشل آرٹ سیکھا ہوا تھا جس کے بَل پر لوگوں سے خواہ مخواہ جھگڑا مول لیتا، ہر نئے **فیشن (Fashion)** کو اپنانا میرا شوق تھا، **آہ! نمازوں سے اس قدر دوری تھی کہ مجھے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ کس نماز کی کتنی رکعتیں ہوتی ہیں۔** آخر رحمت کا دَر کھلا اور میری قسمت یوں چمکی کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی دعوت دی، دوست کی بات نہ ٹال سکا اور تین دن کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے مجھے مقصدِ حیات معلوم ہوا، اپنے گناہوں پر شرمندگی ہوئی، میری آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ گیا، دِل کی حالت تبدیل ہوگئی، چنانچہ میں نے گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں زندگی گزارنے لگا۔

دل کی کالک دُھلے مرضِ عصیاں ٹلے　　آؤ سب چل پڑیں قافلے میں چلو
کر سفر آئیں گے، تو سُدھر جائیں گے　　اب نہ سستی کریں، قافلے میں چلو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قاعدہ موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے ***I.T*** ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: ***Madani Qaidah*** (مدنی قاعدہ)۔ اس ایپلی کیشن **(Application)** کے ذریعے مدنی قاعدہ پڑھ کر، اس کی مشق کر کے بنیادی تجوید سیکھی جاسکتی ہے۔ اپنے اسمارٹ فُون میں یہ ایپلی کیشن انسٹال **(Install)**

1 ...وسائل بخشش، صفحہ: 669-672۔

کر لیجئے! خُود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کرنے کی سنتیں اور آداب

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): دو رکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رکعتوں سے افضل ہے۔[2] (2): مِسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کر لو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور اللہ پاک کی رِضا کا سبب ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! ❀ حُضور نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہر رات کئی بار مسواک کرتے تھے، ہر بار سوتے وقت بھی اور بیدار ہوتے وقت بھی ❀ بغیر اچھی نیت کے مِسواک کرنے سے طِبّی فوائد (***Physical Benefits***) تو حاصِل ہوں گے مگر ثواب نہیں ملے گا، مثلاً وُضو

---

1 ... تاریخ دمشق، جلد: 9، صفحہ: 343۔
2 ... اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، کتاب: الطہارۃ، الترغیب فی السواک، صفحہ: 86، حدیث: 18۔
3 ... مسند امام احمد، جلد: 2، صفحہ: 438، حدیث: 5869۔

کے لئے مِسواک کرنا ہو تو یوں تین نیتیں کر لیجئے: رِضائے اِلٰہی، سُنت کی ادائیگی اور ذِکرودُرُود کے لئے مُنہ کو پاکیزہ کرنے کی غرض سے مِسواک کروں گا ❀مشائخِ کرام فرماتے ہیں :جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا ❀حضرت عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما سے روایت ہے کہ مِسواک میں 10 خوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مسوڑھے مضبوط بناتی ہے، نظر تیز کرتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی ہے، سُنَّت کے موافق ہے، مسواک کرنے والے سے فِرشتے خوش ہوتے ہیں، مسواک کرنے سے رب راضی ہوتا ہے ، مسواک نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے ❀مِسواک سیدھے ہاتھ میں اس طرح لیجئے کہ چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو ❀مسواک جب نا قابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ سنت ادا کرنے کا آلہ ہے، احتیاط سے کسی جگہ رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔ [1]

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصَّہ 16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ **مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے۔ سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنتیں سیکھنے تین دِن کے لئے | ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...550 سنتیں اور آداب، صفحہ:47-50۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃ۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس

1 ... قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ... اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ... قَولُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔

کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

---

1 ...الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکْر والدُّعَا، جلد:2، صفحہ:329، حدیث:30۔

2 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔

3 ...تاریخ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔